بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

واذا قیل لهم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون..........

فتنہ وفساد فی الارض کی ایک کیفیت سے وطنِ عزیز دوچار ہے.....وہ کیفیت جس کے بارے میں فقہ اسلامی کا مصدر رئیسی قرآن کہتا ہے......... **والفتنة اشد من القتل ....**

افسوسناک پہلو اس فتنہ وفساد کا یہ ہے کہ اس بار افساد فی الارض کے محرک بعض دینی لوگ بنے ہیں.....لاہور سے اسلام آباد کی جانب روانہ ہونے والے شیدائیان اسلام و پاکستان کو شاید علم نہیں تھا کہ آزادی وانقلاب مارچ کے عزائم کیا ہیں......... وہ صرف اتنا جانتے تھے کہ ان کے قائدین نے حکم دیا ہے اس لئے انہیں جانا ہے اور بعض وہ جنہیں علم تھا کہ وہ کس مقصد کے لئے ہانکے جارہے ہیں اس خیال میں تھے کہ حلوہ تیار ہے بس انہی کا انتظار ہے......اور جونہی وہ دارالحکومت پہنچیں گے حکومت ان کی جھولی میں آگرے گی لیلی اقتدار ان کی گود میں آبیٹھے گی اور پھولوں اور ہاروں سے ان کا استقبال ہوگا.....وہ مظفر ومنصور واپس آئیں گے بلکہ کچھ تو وہیں رہ جائیں گے' کیونکہ وہ وزیر بنیں گے.....مشیر بنیں گے اعلیٰ عہدوں پر فائز کئے جائیں گے' پھر وہ ان میزوں اور کرسیوں پر ناشتہ فرمائیں گے جن پر سابق حکمران بیٹھ کر ناشتے فرماتے رہے ہیں.....اور ایوان صدر و وزیر اعظم کے بیروں کو پورے غرور اور نخوت سے چائے لانے اور جوتے صاف کرنے کا حکم دیں گے ....مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

یقیناً یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوتا اگر بلانے والے مخلص ہوتے مگر یہاں تو صورت حال کچھ اور نکلی پہلے بلانے والوں نے طیارے کا رخ لاہور کی جانب مڑنے سے نہ روکا اور اب کی بار تو رخ ہی پھیرلیا.....بہت تقریریں ہوئیں' بڑی واہ واہ کی گئی' بہت بڑھکیں ماری گئیں' ریفری کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے.....خوب ستائش میزبانان ہوئی مگر..........نتیجہ.....ڈھاک کے تین پات..........میزبانوں نے کہا ساگ پات کھاتے رہو اور نعرے لگاتے رہو.........ہنوز دلی دور است..........

پیش گوئیوں اور پیشین گوئیوں کی بات یہاں تک جا پہنچی کہ.....بس اب کاغذ سامنے رکھا ہے.....قلم ہاتھ میں

☆ صلح حدیبیہ: ذی قعدہ ۶ ہجری مارچ ۶۲۸ء ☆

ہے......اور ٹانگیں کانپ رہی ہیں......ابھی دستخط ہو جائیں گے استعفی پر اور چند گھنٹوں کے اندر ہم جانے والے کو کہیں گے الوداع..............الوداع..............

اس سارے بکھیڑے میں ملک کا جو معاشی نقصان ہوا اس کی پرواہ نہ اسلام والوں نے کی اور نہ اسلام کے تکلف سے پاک نیا پاکستان بنانے والوں نے..............اور جو نقصان مادی سے زیادہ معنوی ہوا اس کی تو خیر بات ہی کون کرتا..............بعض زیرک لوگوں کا خیال ہے کہ فقہی اعتبار سے یہ معاملہ خروج سے بھی آگے کا ہے' خروج میں تو نیت کم از کم اصلاح کی ہوتی ہے اور......جوازِ خروج کی دلیل......حاکم رحکومت کی امور دینیہ سے بغاوت یا ظلم وتعدی کو ختم کرنے اور دین کے نظام کو بچانے کی ہوتی ہے مگر یہاں تو کسی تقریر میں یہ کہا ہی نہیں گیا کہ ہم حکمران شریعت سے باغی ہو گئے ہیں......اور ہم برسر اقتدار آ کر شریعت مصطفیٰ نافذ کریں گے' آئین قرآن وسنت کے مطابق بنائیں گے' نظام حکومت مصطفائی ہوگا......سیکولرازم کا خاتمہ کر دیں گے..........خلاف اسلام کوئی بات برداشت نہیں کریں گے..............اسلام کا نظام حدود وتعزیرات نافذ کریں گے......یا میڈیا کو مسلمان بنائیں گے..............قرآن وسنت کا اقتدار قائم کریں گے..............ہم قادری اسلام لائیں گے..........صوفیاء کی تعلیمات کو عام کریں گے..............

ایسی کوئی بات کسی روز بھی نہیں ہوئی......بلکہ زور جن باتوں پہ رہا وہ یہ کہ دونوں بھائیوں کو الٹا لٹکائیں گے......پھانسی دیں گے' عبرت ناک سزا دیں گے......گردن دبوچ لیں گے..........کیوں؟ اس لئے کہ بھیجنے والے آقاؤں کا حکم تھا کہ چین سے ہونے والے اقتصادی معاہدوں کو سبوتاژ کرنا ہے' ہماری غلامی سے گردن چھڑانے والوں کی گردن تم نے دبوچنی ہے شاباش..........اور پھر تم نے اپنی قوم کی گردن ہمارے ہاتھ میں دینی ہے......

فتنہ وفساد کی اس فضاء میں اس بات کا اعادہ بھی بار بار کیا گیا کہ میری داڑھی اور پگڑی کو نہ دیکھو میں اندر سے بہت لبرل ہوں..........کیا مطلب؟

دوسری جانب لبرل ازم کا عملی مظاہرہ رقص وسرود کی محفلوں کے ذریعہ کیا گیا' ہر روز نئے گوئیے نئے فنکار......نئے گلوکار......نئے بھانڈ' نئے کنجر' نئی رقاصائیں..............اور اس پر مستزاد یہ کہ اس سارے عمل کی مخالفت کرنے اسے برا کہنے یا اس کو روکنے..........(من رای منکم منکرا فالیغیرہ بیدہ) کی بجائے

اسی کنسرٹ چلانے والے کے کوٹھے (کنٹینر) پہ جاکے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کے شیخ الاسلام نے یہ اعلان کیا کہ ہم ایک دوسرے کے بڑے اور چھوٹے بھائی ہیں...... ہمارا ایجنڈا ایک ہی ہے.........

شیطان واقعی بڑا طاقتور ہے (لاغوینھم اجمعین) اور جو اس نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ میں اپنے اس طرح کے حربے سے اب تک ستر ولیوں کو گمراہ کر چکا ہوں...... یہ سارا منظر دیکھ کر اس پر یقین آ گیا... شیخ الاسلام کو اپنے بھائی کے رقص وسرود پر کیا اعتراض ہوسکتا تھا جبکہ انہیں اپنی بیٹیوں (کارواں میں شامل قوم کی بیٹیوں) کے نقاب وحجاب میں رقص پر کوئی اعتراض نہ ہوا...... ہمارے سر شرم سے جھک گئے ......مگر ان کے سر فخر سے بلند ہی رہے...... **کہ زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث......** ...... اور یہ سب کچھ اس دھرنے کا مقصود تھا.....

خدا لگتی کہیے...... آئندہ کوئی کسی دین دار پر اعتماد کیسے کرے گا......؟...... کسی عالم کی دین کی خاطر برپا کی گئی کسی تحریک کا حصہ کیونکر بنے گا......؟ دین کے نظام اور اسلام کے نظام کی باتیں کرنے والے کسی لیڈر کو لادینیت کے یہ سب مناظر دیکھ کر اپنے دل میں کیا جگہ دے گا؟......افسوس ہے آپ نے دین کے وقار کو خاک میں ملادیا... اپنے ہر روز بدلتے ہوئے جھوٹے سچے بیانات وپینتروں سے بزرگوں کی روحوں کو ان کی مرقدوں پہ تڑپا دیا...... مگر آپ کے مزاج کی رنگینی اور لبرل فکر کے باعث ہمیں سوفی صد یقین ہے کہ آج بھی آپ یہی کہیں گے جو قرآن ہمیں پہلے بتا چکا ہے...... **واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض ......قالوا انما نحن مصلحون**...... مگر یاد رکھئے تاریخ خود یہ گواہی دے گی کہ قرآن سچا ہے ......**الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون**.........

اللھم اخرجنا من الفساد وقنا من الفتن ما ظھر منھا وما بطن...... شکر ہے رب کریم تو نے ہمیں ان کے برسر اقتدار آنے سے قبل ہی ان کی اصل سے ہمیں واقف وآگاہ کر دیا ورنہ ہم ان کے اس لبرل حال سے بے خبر رہتے ہوئے شاید ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے اور انہیں قادری چشتی صوفی صافی اور سنی وحنفی عالم ومرشد خیال کرتے ہوئے کسی گہری دل دل میں جا گرتے......

ان الحج والعمرۃ للہ ☆ عمرۃ القضاء...... ذی قعدہ ۷ ہجری۔ اپریل ۶۲۹ء ☆